

انٹرنیٹ فراہم کرنے والی کمپنی میں کام کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

میری ایک کمپنی میں ملازمت ہے جو انٹرنیٹ / ڈیٹا وائی فائی فراہم کرتی ہے، جبکہ زیادہ تر صارفین اس کو گانوں، فلموں اور دیگر غیر شرعی کاموں میں استعمال کرتے ہیں، کیا ایسی ملازمت کرنا جائز ہے؟

جواب

ڈیٹا یا وائی فائی فراہم کرنے والی کمپنی میں ملازمت کرنا یا ایسی کمپنی میں کام کرنا جہاں انٹرنیٹ سروس دی جاتی ہو، جائز ہے، بشرطیکہ برے کام میں مدد دینے کی نیت نہ ہو، کیونکہ انٹرنیٹ یا وائی فائی ایک عام چیز ہے، جس کا استعمال اچھے اور برے دونوں کاموں میں ہو سکتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص اسے غلط استعمال کرے گا تو اس کا گناہ اسی استعمال کرنے والے پر ہوگا، سروس دینے والے یا ملازم پر نہیں۔

ڈیٹا وائی فائی اور کیبل کے کام میں فرق ہے: کیبل والے کام میں اسے ناجائز چینل بھی سیٹ کر کے دینے ہوتے ہیں، اس لیے وہ ناجائز ہے جبکہ وائی فائی میں یوزر خود استعمال کرتا ہے، وہ جو بھی کرے، اُس کا گناہ اس پر نہیں ہے۔

ہر انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِينَ يَزُورُوا زُرَّةً وَزُرَّةً وَزُرَّةً أُخْرَى﴾ ترجمہ: (وہ بات یہ ہے) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ (القرآن، پارہ 27، سورۃ النجم: 38)

گناہ کے کام میں مدد کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (القرآن، پارہ 06، سورۃ المائدہ، آیت: 02)

اس آیت مبارکہ کے تحت احکام القرآن للجصاص میں ہے: ”نہی عن معاونة غیرنا علی معاصی اللہ تعالیٰ“ ترجمہ: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں پر کسی کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (احکام القرآن، جلد 02، صفحہ 381، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

در مختار میں ہے ”(و) جاز (إجارة بیت)۔۔۔۔۔ لیتخذ بیت ناراً وکنیسة أویعة أویباع فیہ الخمر“ ترجمہ: گھر کرائے پر دینا جائز ہے۔۔۔۔۔ کہ اس گھر میں آتش کہہ بنایا جائے یا کنیسه (یہودیوں کی عبادت گاہ) یا گرجا گھر (عیسائیوں کی عبادت گاہ) یا اس میں شراب فروخت کی جائے گی۔

اسکے تحت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”لأن الإجارة علی منفعة البیت، ولهذا یجب الأجر بمجرد التسليم،

ولا معصية فيه وإنما المعصية بفعل المستأجر وهو مختار فينقطع نسبتته عنه "ترجمہ: کیونکہ اجارہ، گھر کی منقعت پر ہوا ہے، اس لئے گھر سپرد کرتے ہی اجرت واجب ہو جائے گی اور اس میں کوئی گناہ نہیں، گناہ تو مستاجر (اجرت پر لینے والا) کے فعل کے ساتھ ہے اور وہ مستاجر اپنے فعل میں مختار ہے لہذا گناہ کی نسبت، کرائے پر دینے والے سے منقطع ہو گئی۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 9، صفحہ 646، 647، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے "اس نے تو سکونت و زراعت پر اجارہ دیا ہے نہ کسی معصیت پر اور رہنا، بونانی نفسہ معصیت نہیں۔ اگرچہ وہ جہاں رہیں معصیت کریں گے، جو رزق حاصل کریں معصیت میں اٹھائیں گے، یہ ان کا فعل ہے جس کا اس شخص پر الزام نہیں ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ ترجمہ: کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 19، صفحہ 441، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وقار الفتاویٰ میں ہے " (ویڈیو) کیسٹ صرف معصیت ہی میں نہیں بلکہ نیک کاموں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لہذا کیسٹ منگانے اور بیچنے میں کوئی حرج نہیں، استعمال کرنے والا جس جگہ استعمال کرے گا، وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔" (وقار الفتاویٰ، جلد 01، صفحہ 220، بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-4984

تاریخ اجراء: 18 ذوالقعدة الحرام 1447ھ / 06 مئی 2026ء



دارالافتاء
DARUL IFTA AHLESUNNAT

Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net